Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۲۴ امان ۱۳۷۱ہش - ۲۴ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۰

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کر لے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہیں ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۰۱)

"تقویٰ کے معنے ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا، مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں۔ اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا۔ نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کرتا، بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابلِ قدر ہو بلکہ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوعِ انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۰۲)

اپنی عبادات میں وسعت دینے کی کوشش کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"حسب توفیق اپنی عبادت کو ایسی وسعت دینا ضروری ہے اور اس وسعت کا آغاز اپنے خاندان سے کریں (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) اگر آپ باشعور طور پر باقی چیزوں کو شامل نہیں کر سکتے تو اپنی بیوی، اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں کو تو شامل کر لیں۔ اگر آپ جماعت کی طرف سے کسی عہدے پر مامور ہیں تو ان سب کو شامل کر لیں۔ اگر آپ قائد خدام الاحمدیہ ہیں تو خدام کو شامل کر لیں۔ اگر لجنہ کی صدر ہیں تو لجنات کو شامل کر لیں۔ غرضیکہ جس دائرے پر بھی آپ کو کسی کام پر مامور فرمایا گیا ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ ایسی صورت میں جب (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہیں گے تو اس کے ساتھ ہی اپنے نفس کا ایک محاسبہ بھی شروع ہو جائے گا اور انسان یہ سوچے گا کہ کس حد تک میں ان کی نمائندگی کا حق رکھتا ہوں۔ کیا میں نے ان کو عبادت کرنے میں اپنے ساتھ شریک کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ نہیں۔ کیا میں نے واقعۃً چاہا ہے کہ یہ سارے میرے ساتھ خدا کی عبادت کرنے والے بنیں۔ پس اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کے مضمون میں سے کچھ ہوا نکل جائے گی، کچھ جان نکل جائے گی۔ وہ طاقت اس میں پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس دیکھیں وہی دعا ہے (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کی لیکن حالات کے بدلنے کے ساتھ اس کے معنی بدلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ بہت قوی دعا بن کے ابھرتی ہے۔ بعض صورتوں میں اس میں ناطاقتی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کی دعا کا مضمون بہت ہی وسیع اور گہرا ہے۔ اس کا ایک طرف رب، رحمٰن، رحیم اور مالک سے تعلق ہے اور دوسری طرف کل عالمین سے اس کا تعلق بن جاتا ہے اور آپ رب اور اس کی مخلوقات کے درمیان واسطہ بن جاتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۰ء)

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق جو تازہ رپورٹ دی ہے اس کے مطابق

آج حضرت بیگم صاحبہ کو ڈاکٹر صاحبان نے ہسپتال سے گھر آنے کی اجازت دے دی ہے۔ اور حضرت بیگم صاحبہ گھر تشریف لے آئی ہیں۔ عمومی طبیعت پہلے سے نسبتاً بہتر ہے۔ اور یرقان کی کیفیت میں بھی کمی ہے۔ ادویات کے ذریعہ علاج گھر میں بھی جاری رہے گا۔ لیکن وقتاً فوقتاً بعض ٹیسٹوں اور بیماری کی نوعیت کی کمی بیشی کی تحقیق کے لئے ہسپتال جانا پڑے گا۔

احباب سے درخواست ہے کہ اپنی پُرخلوص دردمندانہ دعائیں التزام سے جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو غیر معمولی طور پر اعجازی شفاء کاملہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔

ربوہ ۔ ۲۰ مارچ۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ فروری ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن پڑھ کر سنایا۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے داعیان الی اللہ کو اس بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ ان کے اندر جب تک اعلیٰ اخلاق پیدا نہ ہوں گے اس وقت تک وہ دعوت الی اللہ میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے گھروں میں اعلیٰ اخلاق قائم کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ بعض گھروں میں مردوں کا رویہ زیادہ سخت ہوتا ہے، ایسے مرد جو گھروں میں حسن اخلاق سے کام نہیں لیتے ان کی دعوت الی اللہ میں برکت اور کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ مردوں کا یہ کام ہے کہ وہ حسن اخلاق سے قوّام بن کر دکھائیں۔

سانحہ ارتحال

محترمہ زہرہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح د (جو مکرم قریشی محمد سعید صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کی والدہ تھیں) مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۲ء بروز بدھ بعمر ۸۲ سال ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اسی روز عصر کی نماز

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴- امان ۱۳۷۱ ہش ۲۴- مارچ ۱۹۹۲ء

دعوت الی اللہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کی پیدائش کی غرض نہایت سادہ اور مختصر الفاظ میں یہ بیان فرمائی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑے اور اسی کی عبادت کرے۔ اور مذہب کی حقیقی غرض بھی یہی ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کے قرب سے نوازے۔ انسان خود بھی خدا کا قرب حاصل کرے اور اپنے بھائی بندوں کو بھی اس طرف توجہ دلائے۔ اور ان کے لئے خدا کا قرب حاصل کرنے کے سلسلہ میں آسانیاں پیدا کرے۔

اس طرح توجہ دلانے ہی کا نام دعوت الی اللہ ہے۔ یعنی لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانا۔ کیونکہ اس کی طرف بلاتے ہی سے اس کے قرب کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کو متواتر اس امر کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ ہم دعوت الی اللہ کریں۔ اللہ کی مخلوق کو اللہ کے قرب کے حصول کی طرف توجہ دلائیں۔ اس میں ساری دنیا کی بھلائی ہے۔ آخر جس خدا نے پیدا کیا ہے اس سے دُور رہ کر انسان کس طرح حقیقی امن اور اطمینان حاصل کر سکتا ہے۔

یہ اللہ کا فضل ہے کہ ہماری جماعت اس کام میں شام و سحر مصروف ہے اور اس مصروفیت کے نتائج بھی ظاہر و باہر ہیں۔ جہاں جہاں لوگ خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں وہاں وہاں امن و امان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ گھروں میں امن۔ محلوں میں امن۔ شہروں میں امن اور اس امن کی فضا کو ہم وسیع سے وسیع تر حلقہ میں دیکھنے کے آرزو مند ہیں۔

اس کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ خدا کی مخلوق کو خدمت کے ذریعہ خدا کے قرب کی طرف لایا جائے۔ اور اب ہماری جماعت کی دوسری صدی زیادہ تر خدمتِ خلق میں صرف ہو گی۔ خدا کے بندے خدا کے بندوں کی خدمت کریں گے اور انہیں خدا کی ہستی پر یقین دلائیں گے اور خدا کی قدرتوں کے نظارے دکھائیں گے۔ اور اس طرح خدا اور اس کے بندوں میں تعلق کو مضبوط کریں گے۔

ہم ایک سے ایک کروڑ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں۔ ہم خدا کے فضل سے ساری دنیا کی خدمت کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ کوئی خطہ ہماری خدمت سے محروم نہیں رہے گا۔ ہم آج کے روز عہد کرتے ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق ہم میں سے ہر شخص انسانیت کو خدا کے قریب لانے کی کوشش کرے گا۔ اور اس دعوت الی اللہ میں کسی وقت بھی کمی نہیں آنے دے گا۔ اسی میں انسانیت کی بھلائی ہے

اپنی بہبود بھی فطرت کا تقاضا ہے مگر
ساری دنیا کے لئے سوچئے بہبود کے کام
اپنی خوشیوں میں ملا دیجئے سب کی خوشیاں
سب کے آلام بنیں آپ کے اپنے آلام

ابوالاقبال

دُعا بجناب حضرتِ باری تعالیٰ

آ مری ہستیٔ تیرہ کو درخشاں کر دے
جلوۂ رُخ سے مرے دل کو فروزاں کر دے

سوزِ اُلفت سے مرا دل شرر افشاں کر دے
اس مرے جسم کو اک سروِ چراغاں کر دے

وہ جنوں دے کہ جو شہروں کو بھی ویراں کر دے
انہیں ویرانوں کو جو پھر چمنستاں کر دے

اشک وہ دے کہ جو دوزخ کو کریں سرد آبہ
چشمِ خوں ریز کو گہوارۂ طوفاں کر دے

حوصلہ دے کہ پہاڑوں کو بنا دوں وادی
پائے ہمّت ہو وہ کانٹوں کو گلستاں کر دے

میرے چہرہ میں محبّت سے ہو کندن کی چمک
میری آنکھوں کو بھی اشکوں سے زر افشاں کر دے

نُور وہ دے کہ کرے ظاہر و باطن یکساں
جو میرے دل میں ہو چہرہ سے نمایاں کر دے

تیری آواز ہو کانوں میں جرس کی آواز
اسی نغمہ کو دلیلِ رہِ عرفاں کر دے

درد وہ دل میں ہو راحت کدہ ہو دل جس سے
جو محبّت کی ہوں ٹیسیں انہیں درماں کر دے

وہ دُعاؤں میں مری سوز ہو وہ رقّت ہو
صیّبِ برق بداماں کو پشیماں کر دے

عاجزی کو مری دے خلعتِ سر افرازی
مورِ بے مایہ کو منظورِ سلیماں کر دے

گوہرِ حُسن سے بھر دے مرا دامن یاربّ
واقفِ رازِ علومِ پسِ امکاں کر دے

آگ دن رات برستی ہے زمیں پر پیہم
ہم پہ اس آگ کو تُو رحمتِ باراں کر دے

تارِ باراں کی طرح ہے جو مصائب کا نزول
اُے حفیظ اپنی حفاظت کو نگہباں کر دے

التجاء ہے یہی گوہرؔ کی کہ اُے ربِّ غفور
صاحبِ کُفر کو اب صاحبِ ایماں کر دے

ذوالفقار علی خان گوہرؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ـــــ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

۷ر نومبر ۱۹۵۳ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات و اسناد منعقد ہوا جس میں سیدنا حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے مندرجہ ذیل خطاب فرمایا:۔

"یہ ہال عورتوں کا اپنا بنایا ہوا ہے اور میرا خیال ہے سارے پاکستان میں عورتوں کا اتنا بڑا ہال اور کوئی نہیں بے شک بعض ہال ایسے ہیں جو عورتوں کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً وائی ایم سی اے ہال لاہور لیکن یہ ہال اس سے بھی بڑا ہے۔ بہر حال عورتوں کے جو پاکستان میں ہال ہیں، یہ ہال ان سب سے بڑا ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کی عورتوں کو ہر رنگ میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

دینِ حق کی تعلیم پر اگر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دینِ حق نے اس امر پر خصوصیت سے زور دیا ہے کہ جو اچھی بات ہے لے لو۔ اور جو بری ہے اسے چھوڑ دو۔ یعنی ہر ایسی چیز جو تمہارے سامنے آئے اسے تم محض اس تعصب کی وجہ سے کہ وہ چیز تمہاری نہیں کسی اور کی ہے اسے بالکل نہ چھوڑ دیا کرو۔ بلکہ تم یہ دیکھا کرو کہ اس کا کونسا حصہ اچھا ہے۔ اور کونسا حصہ برا ہے۔ پھر اچھے حصے کو لے لیا کرو اور برے حصہ کو چھوڑ دیا کرو۔ اس قسم کی تقریبات بھی یا تو (ہمارے لوگوں نے) جاری ہی نہیں کیں۔ اور یا اگر جاری کی ہیں تو محض دوسرے لوگوں کی نقل کرتے ہوئے جاری کی ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے (د۔) ایک زمانہ گزرا ہے اور وہ زمانہ چھوٹا نہیں بلکہ صدیوں کا ہے جسے انہوں نے اپنے ماضی کے واقعات کو یاد نہ رکھا انہوں نے یہ یاد نہ رکھا کہ وہ کن باپ دادا کی اولاد ہیں۔ اور پھر ان باپ دادوں کے کیا اطوار تھے۔ وہ بالکل وحشیوں اور جانوروں کی طرح ہو گئے۔ جو اپنے آپ کو کسی ماضی کے ساتھ وابستہ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے چنانچہ دیکھ لو جانوروں کا کوئی ماضی نہیں ہوتا۔ انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ ان کا باپ کون تھا۔ ان کا دادا کون تھا۔ ان کا پڑدادا کون تھا۔ لیکن انسان اپنے باپ دادوں کا نام یاد رکھتا ہے مگر مثلاً (د۔) ایک ایسا زمانہ آیا جب وہ اپنے ماضی کو بھول چکے تھے۔ اور وہ ان جانوروں کی طرح ہو گئے تھے جو اپنے آپ کو کسی ماضی کے ساتھ وابستہ رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اور یا پھر وہ غیر لوگوں کے نقال ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنی ماضی کی تاریخ کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دیا۔ انہیں جو کچھ حصہ ماضی کی تاریخ کا ملتا تھا انہوں نے اسے بھی نظر انداز کر دیا۔ اور سمجھ لیا کہ ہمیں اپنی سابقہ روایات پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں انتشار پیدا ہو گیا جیسے دریا میں بہت سی کشتیوں کو آپس میں رسّے کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے تو ان پر بچے بھی چلتے ہیں، جوان بھی چلتے ہیں۔ مرد بھی چلتے ہیں اور عورتیں بھی چلتی ہیں۔ گائے، بیل اونٹ گھوڑے اور بکریاں بھی چلتی ہیں۔ لیکن جب کسی جگہ کشتیوں کے رسّے ٹوٹ جاتے ہیں ان کے بندھن کھل جاتے ہیں تو پھر کوئی کشتی کسی طرف چلی جاتی ہے اور کوئی کسی طرف۔ ایسی کشتیوں سے کوئی ملک یا کوئی قوم فائدہ نہیں اٹھا سکتی کیونکہ بندھن ٹوٹ جانے کے بعد کشتیوں میں فاصلہ ہو جاتا ہے اور ہر ایک کی جہت بدل جاتی ہے یہی حال قوموں کا ہے جو قومیں اپنی روایات کو قائم رکھتی ہیں اور اپنے ماضی کو بھلا نہیں دیتیں ان کی مثال ان کشتیوں کی سی ہوتی ہے جنہیں درمیان سے باندھ دیا جاتا ہے اور وہ دریا پر ایک پل بنا دیتی ہیں۔ اس طرح لوگ ان سے بہت کچھ فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور جو قومیں اپنے ماضی کو بھول جاتی ہیں اور اپنی سابقہ روایات کو ترک کر دیتی ہیں ان کی مثال ان کشتیوں کی سی ہوتی ہے جن کے درمیان کوئی بندھن نہیں ہوتا اور نہ ان پر ملاح سوار ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ پانی کی رو کے ساتھ بہتی چلی جاتی ہیں۔ ایسی کشتیوں سے کوئی انسان، کوئی قوم اور کوئی ملک فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

پس سابقہ روایات یا باپ دادوں کی حکایات اور ان کا طور و طریق راہنمائی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن بدقسمتی سے (د۔) نے اسے نظر انداز کر دیا جس کی وجہ سے اگر آج ہم اپنے باپ دادوں کا طور و طریق اور ان کی عادات و روایات معلوم کرنا چاہیں تو ہمارے لئے مشکل پیش آجاتی ہے۔۔ یورپین لوگوں میں ان تقریبات کا رواج ہے اور انہوں نے ان سے بہت فوائد اٹھائے ہیں۔ یورپین قوموں میں ایسی تقریبات منائی ہیں اور ایسے مواقع پر سٹوڈنٹس کے علاوہ ماں باپ یا سٹوڈنٹس کے دوسرے قریبی رشتہ داروں کو بھی بلا لیتی ہیں۔ ان میں چونکہ پردے کا رواج نہیں اس لئے اس قسم کی تقریبات پر سٹوڈنٹس کی مائیں بھی آجاتی ہیں اور ان کے باپ بھی آجاتے ہیں۔ ہمارے ہاں پردہ کا رواج ہے اس لئے یہاں لڑکیوں کے ادارے ماؤں کو بلا لیں اور لڑکوں کے ادارے باپوں کو بلا لیں۔ اسی طرح ماں باپ یا دوسرے رشتہ داروں کو اپنے بچوں اور عزیزوں کی سکول کی دیواروں کے پیچھے کی زندگی کا علم ہو جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں چونکہ ایسا کوئی فنکشن نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ماں باپ یا دوسرے رشتہ داروں کو اپنے بچوں اور عزیزوں کی سکول لائف دیکھنے کا موقع مل سکے۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دس پندرہ سال تک اپنے بچوں کی سکول لائف سے اس طرح غافل رہتے ہیں۔ جیسے کوئی مرد ایک پردہ دار عورت کی زندگی سے ناواقف ہوتا ہے۔ اس طرح باپ بیٹے کے درمیان جو اصلاح کا باہمی تعلق ہے وہ کٹ جاتا ہے۔ اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم سے ماؤں کو اتنی ناواقفیت ہوتی ہے جتنی انہیں ایک غیر ملک کی عورت سے ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ سکول ان کے پاس ہوتا ہے اور باوجود اس کے کہ سکول عورتوں کا ہوتا ہے جس میں وہ بآسانی جا سکتی ہیں۔ انہیں یہ علم نہیں ہوتا کہ ان لڑکیوں کی تعلیم کیا ہے ان کے کیا حالات ہیں انہیں کس طرح پڑھایا جاتا ہے اس مغائرت کو دور کرنے کے لئے یورپین قوموں نے بعض تقریبات مقرر کر رکھی ہیں۔ وہ سال میں ایک یا دو دفعہ ماؤں کو سکول یا کالج میں بلا لیتی ہیں اور مائیں اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہیں کہ ان کی لڑکیاں پڑھ رہی ہیں۔ کھانا پکا رہی ہیں۔ یا مثلاً ایسے موقع پر کسی لڑکی نے انعام حاصل کیا ہو تو ماؤں کو اس طرف توجہ پیدا ہو جاتی ہے کہ ان کی لڑکی بھی محنت کرے اور انعام حاصل کرے۔ یا وہ دیکھتی ہیں کہ سکول یا کالج کی لڑکیاں مہذب اور شائستہ ہیں اور ان کی لڑکی اکھڑ مزاج ہے اس کا طور و طریق ان کا سا نہیں تو وہ ادارے سے تعاون کر کے اپنی لڑکی کی اصلاح کی کوشش کرتی ہیں۔ پس ایک تو اس تقریب کو اس بات کا ذریعہ بناؤ کہ لڑکیوں کی ماؤں اور ان کی دوسری بزرگ عورتوں کو ان تقریبات میں بلاؤ۔ تا کہ وہ اپنی لڑکیوں کی سکول لائف سے واقف ہوں اور تا وہ تمہارے ادارہ سے تعاون کرتے ہوئے اپنی لڑکیوں کی مناسب اصلاح کر سکیں۔ مجھ پر یہ اثر ہے کہ اس وقت غالباً کالج کی لڑکیوں کے علاوہ سکول کی لڑکیوں کو بلا لیا گیا ہے۔ یا ان کے علاوہ بعض ان لحاظ والی عورتوں کو بلا لیا گیا ہے جن کا بلانا مناسب سمجھا گیا ہے۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ لڑکیوں کی ماؤں یا بڑی عورتوں کو اس موقع پر خصوصیت سے دعوت دی جاتی کہ وہ یہاں آئیں اور تقریب میں شامل ہو کر اپنی لڑکیوں کی تعلیم و تربیت ان کے کام اور طور طریق کو خود دیکھیں۔ اور معلوم کریں کہ ان کی لڑکیاں تعلیمی لحاظ سے ترقی کر رہی ہیں۔ دوسرا فائدہ اس کا یہ بھی ہوتا ہے کہ اس طرح لڑکیوں کے رشتہ داروں کو سکول یا کالج سے محبت ہو جاتی ہے۔ تیسرے جب انہیں اپنی لڑکیوں کی تعلیمی زندگی سے واقفیت ہو جاتی ہے تو ان میں غیریت اور اجنبیت کا احساس باقی نہیں رہتا اور باوجود اس کے کہ ان کی لڑکیاں سکول کی دیواروں کے پیچھے ہوتی ہیں وہ انہیں ان دیواروں کے پیچھے سے بھی نظر آتی رہتی ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر۔ فریب۔ کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

یوں تو تصویریں بہت سے عزیز دوست موجود ہیں لیکن اگلی صف میں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر۔ مسٹر اے۔ آئی۔ بی کمارا اس وقت کے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن پیراماؤنٹ چیف نامر کے گا مانگا پا علی روجرز اور مسٹر لونگے اس وقت کے سیکرٹری جنرل احمدیہ جماعت سیرالیون ہیں۔

میرا انگریزی نظموں کا ایک مجموعہ "ویلیوز اینڈ تھاٹس" ہے۔ اس میں پیراماؤنٹ چیف گا مانگا سے متعلق ایک نظم ہے اس نظم کا آزاد ترجمہ کچھ یوں بنتا ہے۔

"میرے لئے یہ بات نہایت خوشی کا باعث ہے اور میری یہ خوشی میرے لئے باعثِ فخر بھی ہے کہ حضرت امام جماعت الثالث نے ہم دونوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ آپ یقین رکھیں کہ میں آپ کو دیگر تمام دوستوں سے بڑھ کر محبت اور عزت دوں گا۔ اب میں اور آپ اس طرح آپس میں گفتگو کریں گے اور ہماری چہل قدمی کا یہ انداز ہوگا گویا ہاتھ اور دستانہ اکٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہم دونوں پر نازل ہوگا اور یہ فضل دائیں طرف سے بھی آئے گا اور بائیں طرف سے بھی اور ہمارے اوپر سے بھی۔ ہم دونوں کے لئے بہت سا کام کرنے والا ہے۔ بعض تبدیلیوں کی بھی ضرورت ہے۔ آئیے ہم دونوں وہ سب کچھ کریں جو ہم کر سکتے ہیں اور سب کچھ کرنے کے لئے ہمیں اپنے ہاتھوں میں ایک پھاوڑا اور ایک درانتی اور ایک بیلچہ لے لینا چاہیئے۔ ہمارا وقت اور ہمارا اثاثہ اور ہماری صحت یہ تمام چیزیں خدا تعالیٰ کی خاطر صرف ہونی چاہئیں۔ آئیے ہم یہ بات معلوم کریں کہ خدا کے بندے کس طرح دنیا میں کام کرتے ہیں اور آئیے ہم ان راستوں پر چلیں جن پر نیک لوگ چلتے ہیں۔ آئیے ہم دوستوں سے کہیں (جماعت کے افراد سے) کہ وہ جماعت کے لئے جتنی بھی ممکن ہو قربانی کریں۔ آئیے ہم اکٹھی کی جانے والی رقم سے لوگوں کو تعلیم دیں ہمارا میدان بہت وسیع ہے ہمارا کام بہت بڑا ہے۔ کیونکہ ہمیں تمام لوگوں تک پہنچنا ہے۔"

یہ نظم خاکسار نے اس وقت کہی تھی جب حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہے نے محترم پیراماؤنٹ چیف گا مانگا صاحب کو سیرالیون سے پاکستان بلا کر متعدد ملاقاتوں کا شرف عطا کرتے ہوئے انہیں سلسلے کی ترقی کے لئے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کی تلقین فرمائی تھی اور اسی سلسلے میں انہیں یہ فرمایا تھا کہ میں آپ کو اور نسیم سیفی کو بھائی بھائی بناتا ہوں۔ میرے لئے یہ بات ایک بہت بڑا اعزاز تھی۔ چیف گا مانگا صاحب سیرالیون کے ایک سربرآوردہ سیاستدان تھے۔ وہ بہت اونچے عہدوں پر فائز رہ چکے تھے اور ان عہدوں کی وجہ سے وہ بیرونی ممالک میں جا کر دوستوں سے ملاقاتیں بھی کرتے رہے تھے۔ حضرت امام جماعت الثالث کو آپ کا بہت زیادہ احترام تھا اور چیف صاحب موصوف بھی حضور سے عاشقانہ رنگ میں محبت رکھتے تھے۔ میں جب چیف صاحب سے پہلی دفعہ ملا تو وہ ملاقات فری ٹاؤن کے ایئرپورٹ پر ہوئی تھی۔ میں نائیجیریا سے سیرالیون دورے پر گیا تھا وہاں ایک مربی صاحب جو میرے استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہیں پیراماؤنٹ چیف گا مانگا جو آج ہی باہر کسی مشن پر تشریف لے جا رہے ہیں ان کے ساتھ اس وقت کے ایک اور احمدی وزیر کانڈے بورے بھی تھے۔ میں نے انہیں دیکھتے ہی سلام دعا کے بعد گذارش کی کہ اگر وہ مجھے ایک تصویر بنا لینے دیں تو میں ان کا ممنون ہوں گا۔ چنانچہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دونوں دوست تصویر کے لئے تیار ہو گئے اور مجھے ان کی پہلی تصویر اتارنے کا موقع مل گیا اس کے بعد جب میں سیرالیون متعین ہو کر وہاں پہنچا تو پیراماؤنٹ چیف گا مانگا صاحب احمدیہ جماعت سیرالیون کے صدر تھے۔ اس حیثیت سے مجھے ان کے ساتھ کام کرتے ہوئے بڑا لطف آیا۔ ان کی معیت میں دورے بھی کئے اور بعض سکولوں کی تقاریب میں حصہ لینے کے علاوہ بعض مقامات پر سکولوں کی بنیادیں بھی رکھیں۔ آپ ہمیشہ مسکراتے نظر آتے تھے اور نہایت دھیمے پن کے ساتھ ایسی دانشوری کی باتیں کرتے تھے کہ انسان کا دل موہ لیتے تھے۔ دوسرے کو قائل کر لینا کہا جا سکتا ہے کہ آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا اور یہ سب کچھ اس لئے کہ آپ میں کبھی تیزی تندی اور ترشی نہیں آتی تھی اور کبھی ضرورت سے زیادہ طویل بات نہیں کرتے تھے۔ جو کچھ کہتے تھے سوچ سمجھ کر اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہ دوسرے کا دل جیتنا ہے بات کرتے تھے۔ میری موجودگی میں وہاں ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لائے۔ طبیعت کچھ خراب تھی۔ انہیں ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا اور جلسے کے بعد میں دورے پر چلا گیا۔ ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ ہسپتال میں ان کی وفات کی اطلاع ملی۔ وہیں سے واپس آیا اور ان کے جنازے کے ساتھ ان کے قصبے گیا اور مجھے ان کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

مولانا اسمٰعیل منیر صاحب جماعت میں ایک خاصے معروف مربی ہیں۔ ماریشس میں آپ نے جو سلسلہ کی خدمات سرانجام دی تھیں۔ ان کے متعلق حضرت امام جماعت الرابع نے ماریشس کے دورے کے دوران جو تاریخی کلمات فرمائے تھے وہ کسی بھی مربی کے لئے فخر کا باعث ہو سکتے ہیں سیرالیون میں پہلے چند روزہ (تقریباً ڈیڑھ ماہ) قیام کے دوران میں نے دیکھا کہ مولانا موصوف ہمہ وقت دفتری کام میں مصروف رہتے تھے۔ میں نے دوروں کے دوران ان کے ساتھ موٹر کار میں بیٹھے دیکھا کہ دوسرے دوست آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور وہ خط پر خط لکھتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ کو لٹریچر کی تیاری طباعت اور اس کی اشاعت کا خاصا تجربہ ہے۔ آجکل آپ ربوہ میں ہی مقیم ہیں اور حدیقۃ المبشرین کے سربراہ ہیں۔ میرے بعد مسٹر کے بی آئی کمارا احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے پرنسپل ہیں۔ یہ صاحب ربوہ بھی تشریف لائے تھے اور فری ٹاؤن میں بھی ان سے جو ملاقاتیں رہیں وہ یادگار ملاقاتیں ہیں۔ آپ نے احمدیہ سیکنڈری سکول میں بیت الحمد کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے فنڈ اکٹھے کرنا شروع کئے تو سب سے پہلے میرے پاس آئے اور میرا چیک لے کر اخبار کے دفتر میں جا کر انہوں نے اس فنڈ کے اکٹھا کرنے اور اس کے آغاز کا اعلان کر دیا۔ اس بیت الحمد کی بنیاد آنریبل مصطفےٰ سنوسی نے رکھی تھی خاکسار کو بھی اس موقعہ پر ایک اینٹ بنیاد میں رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مسٹر کمارا نے سیاست میں حصہ لینا شروع کیا تو آپ انتخابات جیت گئے اور ڈپٹی منسٹر بنا دیئے گئے۔

پا علی روجرز کے متعلق پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ آپ مولانا نذیر احمد علی کے ذریعے احمدی ہوئے تھے اور اس وقت سے لے کر تا دمِ آخر سلسلے کے ایک نہایت مستعد اور پرخلوص کارکن رہے مسٹر لونگے استاد بھی تھے اور جماعت کے جنرل سیکرٹری بھی میرے ساتھ مل کر انہوں نے سیرالیون کے بہت سے دورے کئے۔ مولانا علی صاحب بھی اپنے دوروں میں انہیں اکثر ساتھ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ربوہ تشریف لائے تو مجلس مشاورت کے موقعہ پر امام جماعت الثالث نے آپ کو فرمایا کہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ آپ نے ایسی روانی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا ذکر اور دنیا بھر میں جماعت کے پروگراموں کا ایسے رنگ میں ذکر کیا کہ حاضرین عش عش کر اٹھے۔ حضور انور نے بھی آپ کی اس تقریر کی داد دی۔ سیرالیون میں دوروں کے دوران جہاں جہاں بھی میرے ساتھ گئے اور جس جس جلسے میں بھی میری ہمراہی میں شرکت کی احمدیہ جماعت اور احمدیہ مربیوں کے تعارف کی ڈیوٹی آپ کے ذمہ ہوتی تھی اور یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ شاید ان سے بہتر اس وقت کوئی اور شخص تعارف نہ کروا سکتا تھا۔

مکرم احسان الٰہی صاحب جنجوعہ جو ایک وقت میں سیرالیون میں مربی تھے۔ بعد میں آپ کو نائیجیریا میں بھی متعین کیا گیا نے ایک سیرالیونی خاتون سے شادی کی تو ان سے پیدا ہونے والی بچی مسٹر لونگے کے نکاح میں آئیں۔ اسی بیوی سے پیدا ہونے والی ایک بچی حضرت امام جماعت الثالث اپنے ساتھ سیرالیون سے پاکستان لائے تھے اور یہاں اس بچی کی شادی مسٹر یوسف ڈوروی سے جو سیرالیون کے ہی ایک طالب تھے اور جامعہ احمدیہ میں تعلیم پاتے تھے سے ہوئی تھی۔ یوسف ڈوروی کا بھی پہلے ذکر آ چکا ہے اور اسی طرح ان کی ہونے والی بیوی کا بھی۔

یہ تصویر سیرالیون کی نہ صرف احمدیہ جماعت کی انتظامیہ بلکہ تعلیمی کوششوں کی بھی یاد دلاتی ہے۔

میں سیرالیون کئی دفعہ جا چکا تھا جب نائیجیریا سے واپس پاکستان آیا تو یہاں تقریباً بارہ سال تحریک جدید میں کام کرنے کے بعد حضور نے سیرالیون میں تقرری فرما دی۔ گیا تو ایک ہی سال کے لئے تھا لیکن ضرورت کے مطابق وہاں تین چار سال قیام کرنا پڑا۔ وہاں کی یادیں نہایت خوشگوار ہیں اور تصاویر دیکھ کر ان یادوں کی خوشگواری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور سیرالیون کی احمدیہ جماعت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے جب وہاں کے دوست یاد آتے ہیں تو ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے دعا کا موقع ملتا ہے۔

"رمضان صدقات دینے اور غرباء کی ہمدردی سکھانے کا بھی مہینہ ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ــــ نون ۔ سین

چین / پاکستان تعلقات

شنگھائی انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کے صدر نے کہا ہے کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ چین بھارت کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر کر رہا ہے لیکن اس میں بھی کسی کو شک و شبہ نہیں ہونا چاہیئے کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے تعلقات کسی طرح بھی متاثر نہیں ہوں گے ۔ یہ تعلقات دائمی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے ۔

آپ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کی ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے ۔ اسی تقریب کا موضوع تھا "جنوبی ایشیائی معاملات"۔ اس موقعہ پر آپ نے کہا کہ پاکستان اور چین کے خیالات میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے اور سب عالمی معاملات میں ہم ایک دوسرے کے ہم خیال ہیں ۔ یہی وہ بات ہے جو ہماری دوستی کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کر دیتی ہے ۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ پاکستان بھی چین کے ساتھ ہمیشہ اچھے تعلقات برقرار رکھے گا ۔

جہاں تک چین میں سیاسی اور اقتصادی اصلاحات کا تعلق ہے آپ نے کہا کہ ہماری اقتصادی اصلاحات نے ہماری ملکی اقتصادیات کو بہت استحکام بخشا ہے ۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم پہلے سے بہت زیادہ بہتر ہیں ۔ ہماری خارجہ پالیسی آزادانہ پالیسی ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم دنیا بھر کے ساتھ اپنے اقتصادی اور سیاسی تعلقات کو مضبوط کریں اور ہماری اس پالیسی نے ہمیں استحکام بخشا ہے ۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ سوویت یونین کے ٹوٹنے پھوٹنے کے متعلق ان کا کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ اس کی اندرونی کیفیت کے باعث ہوا ہے ۔ سوویت یونین کے باہر سے کسی ملک کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے ۔ سوویت یونین کا اقتصادی سسٹم اپنے آپ کو بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ بدل نہیں سکا اور اسی وجہ سے وہاں بحران پیدا ہوا ۔

انہوں نے کہا کہ چین نے کھلی مارکیٹ اور منظم تجارت کو باہم ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر چلایا ہے اور ہم اپنی اس پالیسی میں پوری طرح کامیاب رہے ہیں ۔ سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے وہاں ایک نیا سیاسی نظام در آیا ہے ۔ اور اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ نیا نظام کس حد تک کامیاب ہوتا ہے ۔

نیوکلیئر اسلحہ کے متعلق آپ نے کہا کہ اس کے پھیلاؤ کو ہر قیمت پر روکنا چاہیئے تاکہ دنیا امن کی زندگی بسر کر سکے

جنوبی افریقہ

جوہنس برگ کے شمال مشرق میں الیگزنڈریہ کے مقام پر سیاہ فام لوگوں کے آپس میں شدید جھگڑوں کے باعث چار افراد ہلاک ہو گئے ہیں الیگزنڈریہ میں ہفتے کے روز فسادات شروع ہوئے ۔ یہ وہ موقع تھا جبکہ زولو لوگ ایک جلسہ منعقد کر رہے تھے اور کسی نامعلوم فرد نے گولیاں برسانی شروع کر دیں جن کے نتیجے میں دو افراد ہلاک ہو گئے ۔ اور آٹھ زخمی اس سے اگلے روز شہر میں تین مردوں کو ذبح کر دیا گیا اور ایک عورت کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ۔ پولیس کا کہنا یہ ہے کہ کم از کم ۴۲ افراد (مختلف مقامات پر) سیاہ فام لوگوں کے آپس میں جھگڑوں میں ہلاک ہوئے ہیں ۔ یہ تعداد ہفتہ کے روز سے لے کر اب تک کی ہے ۔ یہ جھگڑے انکاتھا فریڈم پارٹی جس کی پشت پناہی زولو کر رہے ہیں اور افریقن نیشنل کانگریس جس کے صدر نیلسن منڈیلا ہیں آپس کے جھگڑوں میں بارہ ہزار افراد کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں (ستمبر ۱۹۸۶ء سے لے کر اب تک) جھگڑا یہ ہے کہ جب آزادی ملے گی تو ان دونوں گروہوں میں سے کون برسر اقتدار آئے گا ۔

افریقن نیشنل کانگریس نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ انکاتھا فریڈم پارٹی کی پشت پناہی کر رہی ہے ۔ اس پارٹی کو زولو لوگوں کی حمایت بھی حاصل ہے ۔

چرنوبل حادثہ اور کینسر

ماسکو کی ایتارتاس ITAR TASS نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ ۶ سال پرانے چرنوبل نیوکلیئر حادثے کی وجہ سے بلارس BELARUS میں کینسر کے مریضوں کی تعداد سرعت سے بڑھ رہی ہے ۔ بلارس کے وزیر صحت کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ۴۵ بچے جو تھائی رائڈ THYROID کینسر میں مبتلا ہیں ہسپتالوں میں رجسٹر کئے گئے ہیں ۔ (۱۹۸۵ء سے لے کر اب تک) جبکہ ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۵ء تک صرف چھ کیس اس بیماری کے سامنے آئے تھے ۔ وزیر صحت نے کہا کہ جو بچے متاثر ہوئے ہیں وہ گومیل GOMEL علاقے میں رہتے ہیں جو یوکرائن کی سرحد کے بالکل قریب ہے ۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب وہ گومیل میں ایک سائنسی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے ۔ چرنوبل پلانٹ یوکرائن میں ہے اور بلارس کی سرحد سے ۲۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ۔ اپریل ۲۶ ۱۹۸۶ء کو اس کے چار ری ایکٹروں میں سے ایک ری ایکٹر پھٹ گیا تھا جس سے یورپ کے ایک بہت بڑے خطے پر ریڈیو ایکٹویٹی کا اثر ظاہر ہونے لگا تھا ۔ حقیقت یہ ہے کہ نیوکلیئر پلانٹ میں ذرا سی خرابی بھی خاصے زیادہ نقصان کا باعث ہو سکتی ہے اور حکومتوں کا اور ان پلانٹس پر کام کرنے والوں کا یہ ایک اہم فریضہ ہے کہ وہ لوگوں کی حفاظت کا مکمل انتظام کریں ۔ کیونکہ اگر کوئی حادثہ ہو تو ارد گرد کے رہنے والے لوگ بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں ۔

ایران / عراق

عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل جاویر پیریز ڈی کوئیار پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے ایران اور عراق کی جنگ کے دوران صلح نہیں ہونے دی ۔ پیریز ڈی کوئیار گذشتہ دسمبر میں سیکرٹری کے عہدے سے فارغ ہو گئے تھے ۔ انہوں نے ایسے مغربی ممالک کے ایماء پر کارروائیاں کیں اور ایسی طاقتوں کے ایماء پر بھی جو نہیں چاہتے تھے کہ ایران اور عراق کے درمیان صلح ہو سکے اور یہ جنگ اسی لئے ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۸ء تک جاری رہی ۔ مسٹر طارق عزیز نے عراقیوں کو ٹیلی ویژن پر بتایا کہ وہ کوشش جو اس جنگ کو ختم کر کے صلح کرنے کے لئے کی گئی اس میں پیریز ڈی کوئیار نے روڑا اٹکایا ۔ حالانکہ دوسری طرف یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایران اور عراق میں جنگ بندی کے سب سے بڑے سبب پیریز ڈی کوئیار ہی تھے ۔ عراق نے اب ایران کے تمام مطالبات مان لئے ہیں اور جنگ ان مطالبات کو ماننے کے بعد ہی ختم کی گئی تھی لیکن ابھی تک جنگ کے ختم کرنے کا معاہدہ تکمیل پذیر نہیں ہوا ۔ اس موقعہ پر طارق عزیز نے ایران پر بھی الزام لگایا کہ وہ عراق کے سلسلے میں سنجیدہ نہیں ہے اور نہ ہی پرخلوص ۔ اگرچہ عراق کے صدر صدام حسین نے کئی دفعہ پوری صلح کی پیشکش کی ہے ۔

بی سی سی آئی

بنک آف انگلینڈ نے گذشتہ سال ۵ جولائی کو بی ۔ سی ۔ سی ۔ آئی بند کر دینے کے احکامات جاری کئے تھے ۔ اس وقت سے لے کر اب تک ان پلوں کے نیچے سے بہت سا پانی بہہ چکا ہے ۔ مختلف جہات سے مختلف تجزئے سامنے لائے گئے ہیں ۔ بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اسلامی اقتصادیات کو تباہ کرنے کے لئے یہ ایک گھٹیا حربہ استعمال کیا گیا ہے ۔ بعض تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس بنک کی کارکردگی اس بات کا تقاضا کرتی تھی ۔ کہ آج سے کئی سال پہلے اسے بند کر دیا جاتا ۔ تاکہ وہ امداد جو اسکے ذریعہ دہشت گردوں کو مل رہی تھی اور سمگلروں کا روپیہ جس کا انتظام اسکے ہاتھ میں تھا ۔ وہ ناممکن بنا دیا جاتا ۔

برطانوی پارلیمنٹ میں موجود تمام پارٹیوں نے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی ۔ جسکی رپورٹ حال ہی میں ملی ہے ۔ اس رپورٹ میں اقلیت نے تو یہ کہا ہے کہ وزیر اعظم جان میجر کی غفلت سے یہ بنک اس حال کو پہنچا ہے ۔ لیکن اکثریت نے بنک آف انگلینڈ کو موردِ الزام ٹھہرایا ہے کہ اس نے کارروائی کرنے میں بہت دیر کر دی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بنک آف انگلینڈ کو خاصے عرصے سے اس بات کا علم تھا ۔ کہا جا سکتا ہے کہ ۱۹۷۰ء سے بی ۔ سی ۔ سی ۔ آئی کی ناقابل قبول کارکردگی سے بنک آف انگلینڈ واقف تھا ۔ چاہیئے تھا کہ جلد از جلد اس سلسلے میں کارروائی کی جاتی ۔ لیکن ایسا نہ کیا گیا ۔ اس بنک کے زیادہ تر حصص ابوظہبی کے شیخ زید بن سلطان النہیان اور وہاں کے دیگر لوگوں کے ہیں ۔ ہو سکتا ہے ان کے اثر و رسوخ کی وجہ سے کوئی کارروائی نہ کی جا سکی ہو اب پارلیمنٹ کی کمیٹی نے کہا ہے کہ بنک آف انگلینڈ کو پوری طرح کھنگالنے کی ضرورت ہے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اسکے آڈیٹرز کس قسم کے ہیں اور یہ دوسرے بنکوں پر کتنی نظر رکھتا ہے تاکہ تمام بنکوں کی کارکردگی قابلِ اطمینان ہو ۔ یہ بنک ۱۹۷۲ء میں پاکستانی بینکر آغا حسن عابدی نے شروع کیا تھا ۔ اور کہا جاتا ہے کہ بنک نے کم از کم دس ارب امریکی ڈالر فریب دہی کے ذریعے خورد برد کر لئے ہیں ۔

بنک آف انگلینڈ نے اس رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ بات ہرگز درست نہیں ہے ۔ اب بی سی سی آئی کی پاکستان میں تینوں برانچوں کو حبیب بنک کے ساتھ مدغم کر دیا گیا ہے ۔

عنوانے مقابلہ مضمون نویسی خدام
سہ ماہی دوم ــ "مہمان نوازی"
آخری تاریخ ۱۵ راپریل ۱۹۹۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

لئیقہ نزہت

مکرم رشید احمد صاحب

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی!

جانے والا سال قلب و ذہن تو کیا پورے وجود کو ہلا کر رکھ گیا ہے بھائی زندہ تھے تو تقویت اور طمانیت کا احساس رہتا تھا۔ اُن کی رحلت کی اندوہ ناک خبر مجھ پر بجلی بن کر گری۔ اعصاب اس بُری طرح مجروح ہیں کہ طبیعت یہ تلخ حقیقت تسلیم کرنے کو تیار نہیں اضطراب اور بے چینی کا دور دورہ کچھ اس ڈھب سے ہے کہ کسی لمحہ اُن کی یاد سے ذہن خالی نہیں ہوتا۔ اُن کی زندگی مسلسل محنت اور پیہم جدوجہد سے عبارت تھی انہوں نے زندگی کے ہر چیلنج کو بڑی پامردی سے قبول کیا اور سرخرو نکلے۔ بچپن میں ملیریا اور ٹائیفائیڈ کا حملہ اس قدر تواتر سے ہوتا رہا کہ تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اباجی (مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی) نے انہیں دوکان پر بٹھا دیا تاکہ مستقبل میں روایتی تعلیم کی کمی اُن کے آڑے نہ آئے۔ دوکان کے لئے مال کی خریداری کے سلسلے میں وہ دہلی اور آگرہ گئے ہوئے تھے اُن کے جاتے ہی حالات اس قدر غیر یقینی ہو گئے کہ ترکِ وطن کرنا پڑا۔ قیام پاکستان کا زمانہ تھا وہ انڈیا میں پھنس گئے اور ہم پاکستان آ گئے۔ بہت دنوں تک ہم ان کی خیر خبر سے لاعلم رہے اُن کے ایک دوست اُن کا اٹیچی کیس ہمیں دے گئے کہ یہ اُن کی امانت ہے کھولا تو اس میں بھُنے ہوئے چنے کچھ گڑ اور ایک جوڑا کپڑے تھے۔ اور بس! ہمارے دل بیٹھ گئے نہ جانے وہ کن حالات سے دوچار رہے نیز یہ کہ وہ حیات بھی ہیں یا نہیں ہم اُن کی سلامتی کی دُعائیں مانگتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے سن لیں اور ایک روز ڈھونڈتے ہوئے لاہور ہم سے آن ملے۔ بتایا کہ کس طرح سکھوں کا ایک جتھہ کرپانیں لئے اُن کے تعاقب میں تھا۔ لڑکپن کا زمانہ تھا تیز بھاگتے ہوئے دلی میں کوچہ بلی ماراں میں سکھوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئے دراصل قدرت نے اپنا دامنِ رحمت ان پر وا کر دیا اور وہ محفوظ رہے۔ انہی دنوں حضور نے ایک کانوائے قادیان بھیجا تاکہ باقی احباب جماعت کو بھی لاہور لایا جا سکے۔ جو وہاں بورڈنگ ہاؤس میں محصور تھے۔ اس میں ہمارے دونوں بھائی بھی شامل تھے بٹالہ میں سکھوں نے راہیں مسدود کی ہوئی تھیں۔ فائرنگ کے زبردست مقابلے کے باعث یہ کانوائے آگے نہ جا سکا واپسی پر بھائی صاحب نے بیان کیا کہ کس طرح گولیوں کی بوچھاڑ کانوں اور سر کے بالوں کے انتہائی قریب سے گزرتی رہیں بس قدرتِ کاملہ نے بال برابر فرق سے ہی بچا لیا۔ پھر ۱۹۴۸ء میں حضور نے کشمیر بھیجنے کے لئے فرقان فورس کی تیاری کا حکم دیا۔ اس میں بھائی صاحب شامل تھے۔ کشمیر میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی اور وہ بخیریت واپس آئے۔

بے سروسامانی کا دور دورہ تھا ذریعہ معاش کچھ بھی نہ تھا۔ قناعت اور صبر کا زمانہ تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے بھائی صاحب نے بڑے کٹھن حالات میں ربوہ کے کچے بازار میں ایک دوکان کرائے پر لی اور تین صد روپیہ سے مال خریدا اور اللہ کا نام لے کر کام شروع کیا۔ اسی طرح مختلف اخبارات کی ایجنسی بھی لی اور شبانہ روز محنت سے ان دونوں کاموں کو چلا بخشی۔ بڑے صبر، برداشت اور ہمت و حوصلہ سے دونوں کام انہوں نے اکیلے ہی کئے۔ اخبارات کی تقسیم خاص طور پر گرمیوں کے موسم میں بہت دقت طلب اور صبر آزما کام تھا مگر انہوں نے بطریقِ احسن انجام دیا۔

وہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے گھریلو ذمہ داریوں کو باحسن وجوہ پورا کرنے کے علاوہ انہوں نے اپنا مکان بڑی دو بہنوں کا مکان اور اپنے برادرِ نسبتی کا مکان نہ صرف ذاتی نگرانی میں خود تعمیر کرائے بلکہ دمِ واپسی تک اُن کی نگہداشت بھی کرتے رہے اور یہ کہ پیسوں کا حساب باقاعدہ الگ فائل بنا کر رکھا اور سب کو حساب دیا۔ اپنی کاروباری مصروفیات کے علاوہ خاندانی معاملات کو بھی بہت خوبی سے نبھایا اور اپنے بچوں کو تعلیم دلوائی۔ اور تینوں بیٹوں کو ایم۔ ایس۔ سی تک پڑھایا اور دل میں یہ قلق تھا کہ میں تو کسی وجہ سے پڑھ نہ سکا لیکن تمھیں کسی قسم کی کمی نہ ہو اور جو ہمارے خاندان کی پڑھائی کی روائت ہے اس کو قائم رکھ سکو۔ ان کا بڑا لڑکا نصیر احمد طاہر جماعت کی طرف سے وقف کر کے نائیجیریا میں خدمت بجا لا رہا ہے۔

ان کی طبیعت میں سخاوت معاملہ فہمی حسن و احسان کا پہلو نمایاں تھا۔ پورے خاندان کو یکجا رکھنے کے لئے انہوں نے مرکزی کردار ادا کیا۔ محترم اباجی کے سگے بہن بھائیوں کے علاوہ ان کے چچا زاد بہن بھائیوں سے بھی ناطہ جوڑے رکھا اور ننھیال کے عزیز رشتہ داروں سے بھی تعلق نبھایا۔ وہ میل ملاپ لین دین کے معاملے میں بڑے روادار اور عالی ظرف تھے۔ کاروباری لوگوں میں اچھا مقام رکھتے تھے۔ ہماری ماموں زاد بہن جوانی میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں ان کے ایک بچے کو تعلیم کی غرض سے ربوہ میں اپنے گھر رکھا۔ اس کے لئے رشتہ تلاش کیا اور شادی کے دیگر لوازمات خود تیار کئے۔

اُستانی عائشہ صاحبہ ہماری تائی جی ربوہ میں اکیلی ہوتی تھیں ان کے ہاں خبرگیری کے لئے جاتے رہتے تھے۔ محترم اباجی کے گیمبیا اور فیجی کے قیام کے دوران انہوں نے خالہ مشیت اور ان کی بیوہ بہن خالہ فرحت کے ساتھ خاطر داری اور حُسنِ سلوک کا معاملہ رکھا اور ان کی دعاؤں کے حق دار بنتے رہے۔ وہ نافع الناس وجود تھے۔ مرکز میں ہونے کے ناطے عزیز رشتہ دار اور واقف حضرات جس نے بھی اُن کی طرف مدد کی غرض سے دیکھا بھائی صاحب نے انہیں مایوس نہیں کیا اپنے سوتیلے بہن بھائیوں کے کام آنا بھی عین راحت سمجھتے تھے۔ عزیزم مجید احمد مبارک نے اپنے مکان کی تعمیر نو کے لئے اُن کی مدد چاہی۔ تو بطیب خاطر فراہم کی۔ پورے خاندان میں شادی بیاہ اور دوسرے موقعوں میں شرکت کی ذمہ داری بھی انہوں نے سنبھال رکھی تھی۔ وراثت کی تقسیم کے وقت اباجی کا چھوٹا والا مکان انہوں نے مشورہ دیا کہ میں خرید لوں۔ میں نے معذرت چاہی کہ اس کی دیکھ بھال میرے لئے ممکن نہ ہو گی جواباً کہنے لگے گھبراتی کیوں ہو۔ میں جو ہوں اور واقعی وہ تھے تو ہمارے لئے ڈھال بنے رہے۔ محترم اباجی کے مالی حالات نشیب و فراز کا شکار رہتے تھے اس لئے میٹرک کے بعد میری تعلیم میں تعطل آ گیا۔ میری خواہش تھی کہ میں مزید تعلیم حاصل کروں اباجی بھی چاہتے تھے بھائی صاحب نے اس سلسلے میں بھرپور تعاون کیا یہ سب باتیں اُن کے محاسن کا زندہ ثبوت ہیں۔

میرے مرقد میرے احباب کے سینے ہوں گے
تودہ خاک میں مت جانیئے تربت میری

اپنے پرائے سب اُن کی وفات پر غم زدہ تھے کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو نم نہ ہو۔ طبعاً بھی ملنسار تھے اور ذریعہ روزگار کے باعث بھی زیادہ لوگوں سے تعلق رہتا تھا۔ حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ مہمان نوازی اور تحائف وغیرہ دینے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ مخلوقِ خدا کی بھلائی بھی پیش نظر رہی ابتدائی دنوں میں گول بازار ربوہ میں پانی کی تکلیف تھی انہوں نے نلکا گھر میں لگانے کی بجائے بازار میں لگوایا۔ تاکہ زیادہ لوگ استفادہ کر سکیں گھریلو استعمال کے لئے خود وہاں سے پانی بھر کر لاتے تھے۔ بیت مبارک میں رمضان المبارک کے دوران اجتماعی افطاری کا اہتمام بڑے شوق سے کرتے اعتکاف کے دنوں میں دادا جی۔ اباجی چچا جی اور اپنے خسر پھوپھا جی سبھی کے لئے افطاری اور سحری کا انتظام بطیب خاطر اپنے ذمہ لیتے تھے۔ اگرچہ باتیں پرانی ہو چکی ہیں مگر مجھے خوب یاد ہیں۔

"اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے"

کے مصداق انہوں نے نہایت نامساعد حالات میں زندگی کا سفر شروع کیا وہ خالصتاً خود ساز انسان تھے۔ وقت کو اپنی گرفت میں لینا اور دنیا داری نباہنا خوب جانتے تھے۔ انہوں نے بڑی متحرک فعال اور بھرپور زندگی گذاری۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں اپنی ہر نعمت سے نوازا تھا۔ صاحب جائیداد تھے مگر سوچ سمجھ کر خرچ کرنا ان کی عادت تھی اسراف کو ناپسند کرتے تھے۔ بلکہ سوچ بچار کر کے انتہائی کم اخراجات میں کفایت شعاری سے اچھے نتائج پیدا کرنا ان کا شیوہ تھا۔ مذہب اور روایات دینی کے پابند تھے اور تربیت کے معاملے میں بہت سخت اور خاص کر نماز کے معاملہ میں بہت سختی سے اپنے بچوں کو تلقین کرتے تھے۔ شاید ہی کبھی انہوں نے نماز یا روزہ قضا کیا ہو دوکان پر آنیوالے احباب سے تواضع سے پیش آتے صلہ رحمی اور عزت نفسی جیسی اعلیٰ صفات سے متصف تھے۔ حد درجہ غیرت مند اور خود دار انسان تھے۔ مجھے نہیں یاد کہ انہوں نے اپنے کسی ذاتی کام کے لئے ہم میں سے کسی کو تکلیف دی ہو۔ وہ اپنے مسائل خود سلجھاتے تھے۔ اور اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے میں فرحت محسوس کرتے تھے۔ بوجھ بننا ان میں گوارا نہ تھا۔ مگر بوجھ بانٹنے میں خوشی محسوس کرتے نہ جانے دل کیوں یہ ماننے پر آمادہ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۷۴ میں سیدہ حجاب اختر غازی بیوہ شیخ محمود احمد صاحب۔ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۳ تولہ مالیتی ایک ہزار جرمن مارک۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- جرمن مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ حجاب اختر بیوہ شیخ محمود احمد جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ ظفر محمود پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شیخ قمر محمود پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۷۵ میں اطہر احمد بھٹی ولد منظفر احمد بھٹی پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیروبی کینیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۰-۱-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۹/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰۰/- شلنگ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۹/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اطہر احمد بھٹی نیروبی کینیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ منظفر احمد بھٹی ولد مبارک احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد شاہ ولد ڈاکٹر ولایت شاہ نیروبی کینیا۔

مسل نمبر ۲۸۳۷۶ میں حمید اللہ ولد عطاء اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد حال مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۰-۸-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- ڈالر کینیڈین ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حمید اللہ مانٹریال کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ حافظ زادہ عزیز الرحمن وصیت نمبر ۲۰۷۴۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اسحاق ولد عمر دین مانٹریال کینیڈا۔

مسل نمبر ۲۸۳۷۷ میں شعیب احمد جنود ولد سید جنود اللہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بلاک II گلی نمبر ۱ حال کیلگری کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۲-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان مع ۵ عدد دکانات واقع بلاک نمبر ۱۲ گلی نمبر ۱ مالیتی چالیس لاکھ روپے۔ (۲) پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع طاہر آباد کالونی ربوہ مالیتی ۱۲۰۰۰۰/- روپے۔ (۳) نقد ایک ہزار کینیڈین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰/- ڈالر ۷۸ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شعیب احمد جنود کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبارک احمد نذیر ولد نذیر احمد علی کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۴۷۔

مسل نمبر ۲۸۳۷۸ میں بلقیس اختر زوجہ چوہدری سلامت علی قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ سنگھیاں ضلع گوجرانوالہ حال اوسلو ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی دس تولہ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے ۴۶۰ کراؤن ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بلقیس اختر اوسلو ناروے۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سلامت علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد یعقوب ولد محمد ابراہیم اوسلو ناروے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

نہیں ہوتا کہ وہ ہم سے دور بہت دور ایک نئی دنیا میں جا چکے ہیں جہاں سے کبھی کوئی واپس نہیں آیا مگر قسام ازل کے سامنے کسی کی چلتی ہے؟۔ تقدیر کے ہاتھوں انسان کتنا بے بس ہے اپنی گرتی ہوئی صحت کے پیش نظر میں ہر وقت موت کو یاد رکھتی ہوں اور رخت سفر باندھنے کے لئے تیار رہتی ہوں مگر یہ کہ بھائی ہم سے پہلے رخصت ہوں گے۔ یہ تو وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ تقدیر ۲۸ نومبر ہمارے لئے ایسا دن لائے گی۔ ۲۵ نومبر کو وفات سے تین روز قبل ہی تو میرے ہاں رات رہ کر گئے تھے۔ بچوں کے ساتھ مجھے کافی مضمحل اور تھکے ہوئے لگے۔ میں نے اُن سے احتجاج کیا کہ مسلسل سفر کرکے آپ اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں۔ آپ کو آرام کی ضرورت ہے اس سے قبل ۳۱ اکتوبر کو آئے تب بھی میں نے انہیں توجہ دلائی کہ آپ کی صحت کمزور ہو رہی ہے۔ بولے کام بھی تو کرنے ہیں کہنے لگے لاہور مال لینے گیا تھا۔ خیال آیا تمہارے پاس سے ہوتا چلوں تو ادھر آگیا۔ بڑی جلدی میں تھے بچوں کے سلسلے میں رائے چاہتے تھے ہر کام مشورہ سے کرنا ان کا شعار تھا یہ اُن کا حسن ظن اور حسن معاملہ تھا کہ وہ میری رائے کو اہمیت دیتے تھے عمر کے ساتھ طبیعت میں بردباری اور انکساری بھی آگئی تھی۔ باوجود عارضہ قلب کے وہ آخر دم تک متحرک اور رواں دواں رہے اب تو کافی کمزور لگنے لگے تھے پھر بھی عزم وہمت کی قندیل روشن کئے ذمہ داریوں سے عمدہ برآ ہونے کی سعی پیہم میں لگے رہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے ان کے ساتھ اپنی شفقت کا معاملہ کرے۔

کتاب برائے مطالعہ خدام
ماہ مارچ
"تحفہ قیصریہ" از حضرت بانی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ورلڈ کپ جیتنے پر ملنے والی انعامی رقم کینسر ہسپتال کی تعمیر پر خرچ ہوگی۔

○ پاکستان دنیا بھر میں بی سی سی آئی کے بحران سے نکلنے والا پہلا ملک بن گیا ہے اور پاکستان میں بی سی سی آئی کے ۶۲½ ہزار کھاتے داروں کے ۱۸ ارب روپے ڈوبنے سے بچ گئے۔ رقوم کی ۱۰۰ فی صد واپسی شروع ہو گئی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ تمام کھاتہ داروں کو ان کی رقوم ۱۰۰ فی صد واپس مل جائیں گی۔

○ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے امریکی اخبارات میں ایک غیر محتاط اشتہار کی اشاعت کے بعد امریکہ میں پاکستان کے تمام قومی بنکوں کی تمام شاخوں پر امریکی حکام کے چھاپے دوسرے روز بھی جاری رہے اور بنکوں کے مقامی جنرل منیجر مختلف ایجنسیوں کے سوالات کے جواب دینے اور پیش ہونے میں مصروف رہے۔

○ این پی پی کے رہنما اور سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی نے اکبر بگٹی کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ جس میں سندھ اور بلوچستان کی صورتحال پر بات چیت ہوئی۔ نواب اکبر بگٹی نے تجویز کیا کہ تیسری قوت کو آزمایا جائے۔

○ افغانستان کے صدر نجیب اللہ نے وزیر اعظم پاکستان کو مذاکرات کی پیشکش کر دی۔ نجیب اللہ نے کہا کہ سیاسی حل کے مخالف انتخابات میں شکست سے خائف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو مجاہدین لیڈروں سے مذاکرات کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

○ افغان ناظم الامور نے کہا ہے کہ مزار شریف پر مجاہدین کا قبضہ نہیں ہوا۔ صرف گڑبڑ ہوئی تھی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اے این پی نے سب سے زیادہ اصول پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ ہم اس پارٹی کے قائدین کا بے حد احترام کرتے ہیں۔

○ پاکستان ایک نہایت سنسنی خیز اور انتہائی دلچسپ مقابلے کے بعد نیوزی لینڈ کو ہرا کر پانچویں ورلڈ کپ ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچ گیا ہے پاکستان نے سیمی فائنل میں نیوزی لینڈ کو ۴ وکٹوں پر شکست دی۔ نیوزی لینڈ نے ٹاس جیت کر ۵۰ اوورز میں ۲۶۲ رنز کا انتہائی مشکل ٹارگٹ دیا جو پاکستان نے ۴۹ ویں اوور کی آخری گیند پر چوکا لگا کر پورا کر لیا۔

○ پاکستانی کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ بدھ کے روز فائنل میں ہم آخری گیند تک لڑیں گے اور ہر قیمت پر فتح حاصل کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سیمی فائنل جیتنے میں بنیادی کردار میانداد نے کیا۔ انضمام الحق مشتاق اور معین نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

○ خیر پور کے علاقہ میں ایک مسجد کے سامنے نمازیوں کی حفاظت پر مامور پولیس والوں پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا اور ان کو قتل کر کے ان کی رائفلیں لے کر فرار ہو گئے۔

○ سابق وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی کے آبائی گاؤں پر ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ گاؤں کے لوگوں نے مقابلہ کیا اور ایک گھنٹہ تک گولی چلتی رہی۔ ایک ڈاکو ہلاک اور ایک دیہاتی شدید زخمی ہو گیا۔ باقی ڈاکو فرار ہو گئے۔

○ ساہیوال میں چار مسلح ڈاکوؤں نے یوٹیلٹی سٹور لوٹ لیا۔ سٹاف اور گاہکوں کو باتھ روم میں بند کر دیا گیا اور خوب لوٹ مار مچائی۔ سٹور کے دراز سے ۲۴ ہزار روپیہ اور سٹور کے مینجر کا ریوالور بھی لے کر فرار ہو گئے۔

○ سلانوالی کے قریب تین گھنٹے تک جھنگ روڈ پر ڈاکوؤں کا راج رہا۔ ڈاکوؤں نے ۱۴ ٹرکوں کو روک کر ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں سے ہر قیمتی چیز لوٹ لی۔

غیر ملکی خبریں

○ لیبیا کے صدر معمر قذافی نے عالمی لیڈروں کو پیغام بھیجے ہیں کہ وہ اقوام متحدہ کو لیبیا پر تعزیر لگانے سے روکیں۔ اسی سلسلہ میں آج عرب لیگ کا اجلاس بھی بلایا جا رہا ہے۔ کرنل قذافی کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ اب "کرسچین یونائیٹڈ نیشنز" بن کر رہ گیا ہے۔ مسلم لیگ کو چاہیئے کہ وہ اس ادارہ کو چھوڑ کر اپنا علیحدہ ادارہ تشکیل دیں۔

○ سابق سوویت یونین کی ریاستوں نے کیف کے مقام پر ایک سربراہی کانفرنس کے دوران اپنے مسائل حل کرنے کے لئے ایک دس نکاتی معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ تاہم یوکرائن نے دولت مشترکہ کی سرحدی اور مسلح افواج میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔

○ بھارتی صوبہ اتر پردیش میں ایک بس پہاڑی سے لڑھک گئی۔ اس حادثے میں ۱۴ افراد ہلاک اور ۶۲ زخمی ہو گئے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم نے برما سے آئے ہوئے مہاجرین کی امداد کے لئے عالمی امداد کی اپیل کی ہے۔ دوسری طرف برما کی حکومت نے ایسے غیر ملکی اخبارات وجرائد پر پابندی عائد کر دی ہے جن میں برما کے مسلمانوں پر مظالم کا ذکر ہوتا ہے۔

○ فلپائن میں زلزلہ سے چار افراد ہلاک ہو گئے۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

کے بعد بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد بھی محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔ احباب موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

فلپس
ٹی وی۔ فریج
کے با اختیار ڈیلر
احمدیہ ماڈرن سٹورز۔ ربوہ فون ۶۶۱

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

زمین برائے فروخت
محلہ طاہر آباد میں دس کنال سترہ مرلے زمین برائے فروخت ہے خواہشمند حضرات رابطہ کریں
ربوہ: کیپٹن عزیز احمد
۲۴/۳۹ دار الرحمت شرقی ب فون ۴۳۷
کراچی: محمد اشرف کھوکھر
فون نمبر دفتر — ۴۷۵۴۹۱

محبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
زد جام عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
فون ۶۳۲۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز